

نبرد : جنگ ، لڑائی ۔

شرح : جھوٹے عاشقوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ عشق کی جنگ سے الگ

ہو جائیں ۔ وہ اس راستے کی سختیاں برداشت نہیں کر سکتے ۔ امتحانوں میں سرخرو نہیں ہو سکتے ۔ ان کے لیے کامیابی کی کوئی صورت نہیں ، صرف اس جنگ کے میدان سے باہر نکل جانا ہی ان کے لیے بہتر ہے ۔ اسی کو انھیں اپنی فتح سمجھنا چاہیے ۔ فتح کا نشان یہ ہوتا ہے کہ جھنڈے بلند کیے جاتے ہیں اور پرچم لہرائے جاتے ہیں ۔ اہل ہوس کا میدان عشق سے الگ ہو جانا اور پاؤں اٹھا کر چل پڑنا ہی ان کے لیے فتح کا پرچم لہرانا ہے ۔

کنا صرف یہ چاہتے ہیں کہ اہل ہوس کے لیے میدان عشق سے باہر نکل جانا ہی مناسب ہے ۔ اس کے لیے طریقہ ذرا تکلف کا اختیار کیا ۔

۹۔ شرح : قدرت نے روزِ اول ہی سے چند نالے ہمارے سپرد

کر دیے تھے ۔ جب تک ہم اس دنیا میں نہ آئے ، نالہ کشی میں مشغول رہے ، جب یہاں آگئے تو انھیں نالوں نے سانسوں کی شکل اختیار کر لی ۔

شعر سے صرف یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ جب سے ہماری ہستی کی بنیاد استوار ہوئی ، فریاد و فغاں کے سوا ہمارا کوئی کام نہیں ، یہاں تک کہ اس دنیا میں آکر ہم نے جو سانس لیے ، وہ بھی دراصل نالے ہی تھے ، جو یہاں آنے سے پیشتر کھینچے نہیں گئے تھے ۔

بعض اصحاب نے اس شعر کا ماخذ عرفی کا مندرجہ ذیل شعر قرار دیا ہے :

نالہ می کشم از درد تو گاہے ، لیکن

تا بہ لب می رسد از ضعف نفس می گردد

یعنی اے محبوب ! مجھے تیرا درد عشق ستاتا ہے تو نالہ سر کرتا ہوں ، لیکن

ضعف کا یہ عالم ہے کہ وہ لب تک پہنچتے پہنچتے سانس بن جاتا ہے ۔

نالے کا سانس کی شکل میں تبدیل ہو جانا بجا ، مگر عرفی اور غالب کے مضمون